Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۴ نبوت ۱۳۵۸ ہش ۴ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵۰

ڈاکٹر عبدالسلام کے اعزاز میں تعلیم الاسلام کالج میں طلائی تمغہ جاری کرنے کی تجویز

نوبل انعام ڈاکٹر صاحب کی صلاحیتوں کا اعتراف ہے: عبدالسلام فزکس سوسائٹی کی قرارداد

ربوہ — محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز کا مستحق قرار دیا جانا ان کی محنتِ شاقہ، زبردست تحقیق، عالمانہ شان اور تاریخی کامیابیوں کا ایک اعتراف ہے۔ ان خیالات کا اظہار گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی "عبدالسلام فزکس سوسائٹی" نے گزشتہ دنوں اپنے ایک خصوصی اجلاس میں پاس کی گئی قرارداد میں کیا ہے۔ اس تقریب کا اہتمام فزکس آڈیٹوریم نیو کیمپس میں کیا گیا جس کی صدارت کالج کے پرنسپل جناب پروفیسر محمد بخش صاحب نے کی۔ سوسائٹی کی قرارداد میں نوبل انعام ملنے پر انتہائی خوشی اور فخر کا اظہار کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بطور ایک پاکستانی کے ہمیں اس پر بے حد فخر ہے۔ اور جھنگ جو کہ ڈاکٹر سلام کی جائے پیدائش ہے اپنے اس عظیم سپوت پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ قرارداد میں اس پر اظہارِ مسرت کیا گیا ہے کہ طلباء فزکس ٹی۔ آئی کالج ربوہ کو عرصہ دراز سے محترم ڈاکٹر صاحب کی شفقت اور رہنمائی میسّر رہی ہے اور اس شعبے کے قیام کے وقت سے ہی یہ شعبہ ان کی رہنمائی حاصل کرتا رہا ہے۔ اُن کی طرف سے اس شعبے کو ہمیشہ فیاضانہ امداد دی گئی ہے اور ٹی۔ آئی کالج کے شعبہ فزکس اور اس کے دیگر ساتھی فزکس کے اداروں کو جو کہ ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں ڈاکٹر سلام کا مالی اور اخلاقی تعاون ہمیشہ حاصل رہا ہے۔ یہ تعاون نہایت گراں قدر ہے جس پر یہ تمام ادارے اُن کے ممنون ہیں۔

قرارداد میں ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے دعا کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ آنے والے وقتوں میں ان کو بیش از بیش کامیابی عطا کرے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں کے سائے میں رکھے۔ یہ قرارداد جناب گل شیر صاحب نے پیش کی۔ اس تقریب کا اہم پہلو پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کا لیکچر تھا جس میں انہوں نے جناب ڈاکٹر سلام صاحب کے اُن نظریات کی وضاحت کی جن میں اُنہیں نوبل انعام ملا ہے۔ محترم پرنسپل صاحب نے پروفیسر سلام صاحب کے اس کالج کے ساتھ ہمہ جہتی تعلق کا ذکر کیا اور آئندہ بھی ان کی طرف سے سرپرستی کی امید ظاہر کی۔ پرنسپل صاحب نے ڈاکٹر سلام صاحب کے اعزاز میں کالج میں ایک طلائی تمغہ جاری کرنے کی بھی تجویز پیش کی۔

تقریب میں ایم۔ ایس سی کے ایک طالب علم مکرم کریم اللہ صاحب نے پروفیسر سلام صاحب کے حالاتِ زندگی اور سائنس کے میدان میں اُنکے کارہائے نمایاں پر ایک مضمون پڑھا۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ضروری اعلان برائے موصیات

جن خواتین نے شادی سے قبل وصیتیں کروائی ہوں اور اب ان کی شادی ہو چکی ہو وہ فوری طور پر مجلس کارپرداز کو اپنی موجودہ جائیداد (حق مہر۔ زیورات۔ زمین۔ سکنی و زرعی۔ موجودہ تنخواہ یا جیب خرچ) سے اطلاع دیں۔ شادی شدہ ہونے کی صورت میں اپنے خاوند کی موجودہ تنخواہ سے بھی اطلاع دیں۔ ورنہ ان کی وصایا منسوخ ہونے کا امکان ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا اہم ارشاد

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں۔ آپ کو بہرحال ادا کرنے چاہئیں۔"

ناظر بیت المال آمد

ربوہ

"نوبل پرائز" یافتہ مشہور عالم پاکستانی سائنسدان

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے اعزاز میں سفیرِ پاکستان کا استقبالیہ

نامور سائنسدانوں، اسلامی ملکوں کے سفیروں اور صدرِ پاکستان کے بعض مشیروں کی شرکت

"لندن ۲ نومبر (ا۔پ۔پ) گزشتہ رات یہاں پاکستانی سفیر ایف آر خان نے اپنی اقامت گاہ پر پاکستان کے نامور سائنسدان پروفیسر عبدالسلام کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس میں معروف سائنسدانوں، سفیروں اور اعلیٰ سفارتی افسروں نے شرکت کی۔ پروفیسر عبدالسلام کو اس سال طبیعات کا نوبل انعام ملا ہے۔ استقبالیہ میں شرکت کرنے والے سائنسدانوں میں چین کے پروفیسر ایس۔ ٹنگ شامل ہیں جنہیں ۱۹۷۶ء میں طبیعات کا نوبل انعام ملا تھا جبکہ دوسرے ممتاز افراد میں سویڈن، پولینڈ، شام اور کویت کے سفیر، اسلامی کونسل برائے یورپ کے سیکرٹری جنرل سالم عظام، صدرِ پاکستان کے مشیر مسٹر مصطفیٰ گوکل اور مسٹر معظم علی شامل ہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۳ نومبر ۱۹۷۹ء صفحہ اوّل)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی ...

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ نبوت ۱۳۵۸ ہش
۴ نومبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلاکت پر منتج ہونے والی مادی خوشحالی کا فریب

ہم گزشتہ شمارہ میں اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ مغربی اقوام فواحش میں مبتلا ہونے اور ان فواحش کو مقتضاء فطرت قرار دے کر اپنی اِس حالت کو منشائے خداوندی کے مطابق سمجھنے کی وجہ سے انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہیں اِس لئے رفتہ رفتہ وہ خدائی غضب کے نیچے آتی جا رہی ہیں۔ ہم نے اِس ضمن میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پُر معارف تحریرات بھی پیش کی تھیں جن میں حضور علیہ السلام نے انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ان اقوام کی پیروی اور نقّالی سے بہت پُرزور الفاظ میں منع فرمایا ہے۔

چونکہ یہ مغربی اقوام انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہونے کے باوجود مادی لحاظ سے بے حد ترقی یافتہ ہیں اور اپنی اِس ترقی کی وجہ سے انہوں نے اپنے لئے دنیوی عیش و آرام کے بے پناہ سامان مہیّا کر رکھے ہیں اور یہ سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے ساری دُنیا پر چھائی ہوئی ہیں اور اپنے اِس مادی تفوّق کے بَل پر انہوں نے مشرقی اقوام کو اپنا دستِ نگر بنایا ہوا ہے اِس لئے بہت سی مشرقی اقوام کے دلوں میں رہ رہ کر یہ سوال اُٹھتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مغربی اقوام کا شمار اپنی بداعمالیوں اور بے اعتدالیوں کی وجہ سے مغضوب علیہم میں ہوتا ہے تو پھر دُنیا میں انہیں برتری اور فوقیت کیوں حاصل ہے اور ترقی کے میدان میں ان کا قدم آگے ہی آگے کیوں بڑھ رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں بعض اقوام کے انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا ہونے کا ذکر کیا ہے وہاں ان کے مادی لحاظ سے ترقی کرنے کی وجہ پر بھی روشنی ڈالی ہے اور اس تعلق میں اپنی ایک سُنّت کا ذکر کرکے واضح فرمایا ہے کہ ایسی اقوام اگرچہ اپنے وسائل کو بروئے کار لاکر مادی لحاظ سے ترقی تو بہت کر لیتی ہیں اور اِس بناء پر خوشحال بھی بہت ہو جاتی ہیں لیکن ان کی یہ ترقی اور خوشحالی ان کے لئے ایک زبردست ابتلاء ہوتی ہے اور بالآخر یہی ان کی تباہی کا باعث ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس بارہ میں اپنی سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ○ (الشوریٰ آیت ۲۱)

ترجمہ :۔ جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کی (آخرت کی) کھیتی کو اُس کے لئے بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور جو کوئی اِس دُنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس (کو اِسی دُنیا کی کھیتی) میں سے اُس کا حصّہ دے دیتے ہیں (یعنی دنیوی متاع اور ترقی اسے مل جاتی ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ جو لوگ آخرت کے اجر کو پسِ پُشت ڈال کر صرف دُنیا کمانے کے پیچھے پڑتے ہیں اور یہاں کی ترقی کے ہی خواہاں ہوتے ہیں خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کو دُنیا کی خوشحالی عطا کر دیتا ہے لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا۔ آخرت میں کوئی حصّہ نہ ہونے کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ اگلے جہان میں انہیں عذاب شدید میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ پھر اس کے ایک یہ معنے بھی ہیں کہ اِس خوشحالی اور مادی ترقی کی وجہ سے انہیں اِسی دُنیا میں بہت بُرے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ سو گویا آخرت کو فراموش کرکے حاصل کی جانے والی خوشحالی کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ اپنی بداعمالیوں کو ہی نیکیاں سمجھ کر ان میں منہمک رہتے ہیں اور اپنی خوشحالی کو ہی اپنے ہدایت یافتہ ہونے کی علامت تصوّر کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے اِس خطرناک مغالطہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ○ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○ (المومنون آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ :۔ کیا وہ (یعنی دنیوی ترقی اور خوشحالی میں مگن رہنے والے) خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھانا ہے؟ (ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ (حقیقتِ حال کو) سمجھتے نہیں۔

پھر حقیقتِ حال کیا ہے؟ اِس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ○ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ○ (المومنون آیات ۶۴ تا ۶۶)

ترجمہ :۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان کے دل اس (آسمانی تدبیر) سے غافل ہیں اور اِس (غفلت) کے علاوہ ان کے اَور بھی کرتوت ہیں جو وہ کر رہے ہیں (یہ باز آنے والے نہیں) یہاں تک کہ جب ہم ان کے عیش پرست لوگوں کو پکڑ لیں گے تو اچانک وہ چلّا اُٹھیں گے۔ مت چلّاؤ آج تم حقیقتاً ہماری طرف سے کوئی مدد نہ پاؤ گے۔

اِس امر کے ثبوت میں کہ جو قومیں صرف دنیوی ترقی اور اس کے مال و منال اور عیش و عشرت کی طالب ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں یہ سب کچھ دے تو دیتا ہے حتّٰی کہ وہ بہت مالدار، طاقتور، مہذّب اور ترقی یافتہ شمار ہونے لگتی ہیں لیکن ان کے یہ مال و منال، انکی یہ طاقت، ان کا یہ دبدبہ اور ان کی یہ ترقی ان کے لئے ایک زبردست آزمائش ہوتی ہے۔ جب وہ مکروہات میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ اور آخرت کو بھلا دیتی ہیں تو بالآخر خدا تعالیٰ انہیں اپنے عذاب کا مورد بنا کر تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ اِس کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے عاد اور ثمود کی مثالیں پیش کی ہیں۔ یہ دونوں قومیں دنیوی لحاظ سے بے انتہا ترقی یافتہ تھیں اور ان کے قوت و اقتدار کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا لیکن ان کی یہ بے انداز مادی ترقی جس کی وجہ سے وہ اِس زعم میں مبتلا تھے کہ وہ کبھی عذاب کا نشانہ نہیں بنیں گے بالآخر انہیں خدائی عذاب سے نہ بچا سکی حتّٰی کہ خدا تعالیٰ نے ان کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ ان دونوں قوموں کی ترقی اور بالآخر عذاب الٰہی کے نتیجہ میں تباہی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعراء کی آیات ۱۴۴ تا ۱۶۰ میں بہت تفصیل سے کیا ہے۔

ان سب آیات سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ انتہا درجہ کی گمراہی میں مبتلا قوموں کی مادی ترقی اور خوشحالی سے مرعوب ہو کر مومنوں کو ان کی پیروی اور نقّالی ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ ان کی ترقی اور خوشحالی برنگِ انعام نہیں بلکہ برنگِ ابتلاء ہوتی ہے جس کا انجام بجز تباہی کے اَور کچھ نہیں ہوتا اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس زمانہ کی مادہ پرست مغربی اقوام کی ترقی اور خوشحالی کے فریب میں آکر ان کی نقّالی اور پیروی سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :۔

"یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اِس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دُنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اِس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دُنیا کی مستیوں اور لذّتوں سے دل لگاتا ہے اور دُنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دُنیا کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رُو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنّم میں ڈالا جاتا ہے۔ اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دُنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے۔ مگر موخرالذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔ بہر حال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچّی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ پس جبکہ اُس حیّ و قیّوم سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے مُنہ پھیر رہے ہیں تو سچّی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اُس انسان کو جو اِس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی
شاندار قربانیاں

مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ کراچی

مثیلِ صحابہ جماعت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ۔

(سورۃ الجمعہ)

سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات کریمہ اپنے اندر دو خوشخبریاں لئے ہوئے ہیں۔

(۱) ایک خوشخبری حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلی و بروزی طور پر بعثت ثانیہ کی پیشگوئی پر مشتمل ہے۔

۲۔ اور دوسری خوشخبری اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مظہر ہم رنگ۔ ہم صفت ظل اور مثیل جماعت کے پیدا ہونے کی خبر پر مشتمل ہے اور ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ فیض محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ظلِ محمدؐ پیدا ہوگا۔ اور ظلِ محمدؐ سے ظلِ صحابہؓ جماعت پیدا ہوگی۔ یہی وہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم اور بروز اکمل ہے۔ جس کو احادیث میں مسیح موعود و مہدی معہود کے نام سے پکارا گیا ہے۔ اور جس کے ذریعہ مثیلِ صحابہؓ جماعت کا پیدا ہونا مقدر بتایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جن کو خدا تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

اور جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی سیرت کا ایک نمونہ اور تاباں پہلو جو ہماری نظروں کے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ

صدق کو جب پایا اصحاب رسول اللہ نے
ان پہ مال و جان وتن بڑھ بڑھ کے کرتے تھے نثار

اور جب اس پہلو سے ہم اصحاب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو دل بے اختیار ہو کر کہہ اٹھتا ہے کہ

یہی مے ان کو ساقی نے پلادی
فَسُبْحَانَ الَّذِي أَخْزَى الْأَعَادِي

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ نے جن شاندار قربانیوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہیں دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام نے اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں جس فدائیت و جانفشانی کا مظاہرہ کیا تھا۔ چودہ سو سال کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں پھر وہی صحابہؓ دوبارہ اپنی اسی فدائیت و جاں نثاری کے جوہر دکھانے کے لئے آموجود ہوئے ہیں۔

اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان قربانیوں کی ایک طویل داستان ہے۔ مگر اس فرصت میں میں صرف چند مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سرِ تسلیم خم

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اصحاب میں ایک عجیب بات پائی جاتی ہے۔ جس سے درحقیقت ان کے اس عظیم جذبۂ عشق و وفا اور ولولۂ فدائیت و ایثار کی نشاندہی ہوتی ہے۔ جس سے ان کے قلوب معمور تھے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور آپ کی صحبتِ مقدسہ سے مستفیض ہونے کے لئے آپ کے صحابہؓ اکثر قادیان آتے رہتے تھے۔ اور کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ حضور اپنے بعض صحابہؓ سے مزید ٹھہرنے کی خواہش کرتے یا اشارہ کرتے تو وہ بلا چون وچرا اور بغیر کسی عذر اور حیلہ جوئی کے تا وقت اجازت ٹھہر جاتے ہیں۔ خواہ اجازت ہفتوں، مہینوں یا سالوں کے بعد ہی کیوں نہ ملے۔ یا نہ ہی ملے۔ وہ بہرصورت۔ بلا خوف و خطر حضور کی منشاء پر سر تسلیم خم کر دیتے۔

صدیق احمدیت

اس قسم کی فدائیت و وفا کا بہترین نمونہ ہمیں صدیق احمدیت حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نظر آتا ہے۔

قادیان میں رہائش پذیر ہونے سے قبل کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ آپ نے بھیرہ میں بڑے وسیع پیمانہ پر ہسپتال کھولنے کا عزم فرمایا اور ایک عالیشان عمارت کی تعمیر شروع کروائی۔ ابھی یہ عمارت نا تمام ہی تھی کہ آپ کو کچھ سامان عمارت خریدنے کے لئے لاہور جانا پڑا۔ قادیان چونکہ لاہور سے قریب تھا۔ اس لئے آقا کی یاد ستانے لگی۔ تو آپ قادیان تشریف لے گئے۔ چونکہ پیچھے بڑے وسیع پیمانہ پر عمارت کا کام جاری تھا۔ اس لئے بٹالہ سے فوری واپسی کی شرط سے یکہ کرایہ پر لے کر قادیان پہنچے۔ اور حضور کی خدمت میں حاضری کا شرف پایا۔ قبل اس کے کہ آپ حضور سے واپسی کے لئے اجازت طلب فرماتے۔ حضور نے فرمایا:۔

"اب تو آپ فارغ ہو گئے ہیں"

حضرت مولوی صاحب اپنے آقا کی منشاء سمجھ گئے اور یکے والے کو یہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ

"تم چلے جاؤ آج رخصت لینا مناسب نہیں"۔

پھر اگلے روز حضور نے فرمایا۔

"مولوی صاحب آپ کو اکیلے رہنے میں تکلیف ہوتی ہوگی۔ آپ اپنی ایک بیوی کو بلالیں"

حضرت مولوی صاحب نے حسب ارشاد ایک بیوی کو بلالیا۔

پھر چند روز کے بعد حضور نے فرمایا۔

"آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے آپ اپنا کتب خانہ بھی منگوالیں"

حضرت مولوی صاحب نے کتب خانہ بھی منگوالیا۔

چند دنوں کے بعد پھر حضور نے ارشاد فرمایا

"دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس ہے اور پرانی ہے۔ اس کو ضرور بلالیں"۔

آپ نے دوسری بیوی کو بھی بلالیا۔ یہاں تک کہ ایک روز حضور کی زبان مبارک یوں گویا ہوئی کہ

"مولوی صاحب اب آپ اپنے وطن کا خیال بھی دل میں نہ لائیں"

آپ نے اس پر بھی سر تسلیم خم کر دیا اور اپنے وطن عزیز کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہہ کر قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ آپ نے صرف اپنے وطن کو ہی الوداع نہیں کہا۔ بلکہ اپنے وطن کے خیال کو بھی الوداع کہہ دیا۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ

"میں بہت ڈرا کہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میں بھیرہ نہ جاؤں۔ لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میرے دل میں بھی بھیرہ کا خیال نہ آوے"۔

اللہ! اللہ!! کتنا صدق و وفا ہے کہ یہ شمع احمدیت کا پروانہ فکر مند ہوتا ہے کہ میں نے بھیرہ جانا تو چھوڑ دیا۔ لیکن اب جب تک بھیرہ کا خیال اور اس کی یاد بھی دل سے نہیں نکلتی تعمیل ارشاد کی تکمیل نہ ہوگی۔ خدا نے آپ کو اس مہم میں بھی کامیاب فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میرے واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن کا خیال نہیں آیا۔ پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے۔"

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۶۴)

لاریب آپ ان لوگوں میں سے تھے جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ

قد اتسفاک اولو النهی و بصدقهم
دحعوا تذکر معهد الاوطان

یہ تو ایک واقعہ ہے حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے عاشقانہ اور فدایانہ واقعات سے آپ کی زندگی بھری پڑی ہے۔ آپ کے ایسے ہی جذبۂ ایثار و فدائیت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

"ہمیں یقین ہے کہ اگر ہم مولوی صاحب کو یہ بھی کہیں کہ آگ میں گھس جاؤ یا پانی میں کود جاؤ تو ان کو کوئی عذر نہ ہوگا۔"

(حیاتِ نور ص۱۸۰)

اور آپ کی پرخلوص زندگی کو مشاہدہ میں رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تمنا کا اظہار فرمایا تھا ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضؓ

اسی طرح حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جبکہ آپ اپیل نویس تھے۔ ایک دفعہ تین یوم کی رخصت ہونے پر آپ شوقِ زیارت سے قادیان تشریف لے گئے۔ آپ اس واقعہ کو خود یوں بیان کرتے ہیں۔

"تین دن کی تعطیل ہوگئی دیوانی مقدمات کی مثلیں میرے پاس تھیں۔ یہ مثلیں صندوق میں بند کر کے قادیان چلا گیا۔ وہاں پر جب تیسرا دن ہوا۔ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ حضور تعطیلیں ختم ہوگئی ہیں۔ اجازت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔ میں ٹھہر گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد منشی اروڑا خان صاحب کا خط آیا کہ مجسٹریٹ بہت ناراض ہے، مثلیں ندارد ہیں تم فوراً چلے آؤ۔ میں نے وہ خط حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا "لکھ دو ہمارا آنا نہیں ہوتا"۔ میں نے یہی الفاظ لکھ دیئے کہ انہیں میں برکت ہے۔

پھر کپورتھلہ سے جو خط آتا میں بغیر پڑھے پھاڑ دیتا..... ایک مہینہ کے بعد... آپ نے فرمایا اب آپ جائیں۔ میں کپورتھلہ آیا اور محلہ والوں نے بتایا کہ مجسٹریٹ بہت ناراض ہے۔ میں شام کو مجسٹریٹ کے مکان پر گیا کہ جو کچھ کہنا ہے وہاں کہہ لے گا۔ اس نے کہا کہ آپ نے بڑے دن لگا دیئے..... میں نے کہا حضرت صاحب نے نہیں آنے دیا تھا۔ اس نے کہا کہ ان کا حکم تو مقدم ہے۔ تاریخیں ڈالتا رہا ہوں۔ مثلیں اچھی طرح دیکھ لیتا اور بس۔"

(اصحاب احمد جلد ۴)

حضرت عبداللہ صاحب سنوری رضؓ

ایسی ہی فدائیت کی جھلک ہمیں حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضؓ میں بھی نظر آتی ہے۔ ایک دفعہ رخصت پر آپ قادیان تشریف لائے۔ رخصت ختم ہونے پر حضور سے رخصت چاہی تو ارشاد ہوا کہ

"ابھی ٹھہر جاؤ"

اس پر حضرت مولوی صاحب نے مزید رخصت کے لئے لکھ دیا۔ لیکن محکمہ والوں نے لکھ دیا کہ مزید رخصت نہیں مل سکتی۔ آپ نے اس کا ذکر حضور کی خدمت میں کیا۔ تو پھر یہی ارشاد ہوا کہ

"ابھی ٹھہر جاؤ"

یہ عاشق جھٹ لکھ دیتا ہے کہ میں ابھی نہیں آسکتا۔ اس پر محکمہ والوں نے آپ کو ڈسمس کر دیا۔ چھ ماہ بعد آپ حضور کی اجازت پر واپس آتے ہیں۔ ادھر تصرفِ الٰہی یوں ہوتا ہے کہ محکمہ والے یہ سوال اٹھا دیتے ہیں کہ جس افسر نے ان کو ڈسمس کیا ہے۔ اس کو یہ اختیار ہی نہیں۔ اس طرح آپ پھر ملازمت پر بحال ہو جاتے ہیں نہ صرف بحال ہوتے ہیں بلکہ چھ ماہ کے عرصہ میں جو قادیان میں رہے تھے اس کی بھی تنخواہ مل جاتی ہے واقعی سچ اور برحق ہے کہ:

"جے توں میرا ہو رہیں
سب جگ تیرا ہو"

معزز قارئین! یہ شمع احمدیت کے زندہ جاوید پروانے جنہوں نے اپنے آقا و محبوب کے اشارہ پر اپنے وطنوں کو خیرباد کہہ دیا۔ اپنے دنیوی مشاغل کو ترک کر دیا اور دنیوی نفع و نقصان سے بے نیاز و بے فکر ہو کر اپنے آقا کے قدموں میں آبیٹھے۔ اور واقعی دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔

جاں نثاری

قارئین کرام! آپ نے دیکھا ہوگا کہ پروانہ شمع پر جل مرنے کو قبول کر لیتا ہے۔ لیکن اس سے الگ ہونا قبول نہیں کرتا۔ آیئے میں آپ کو احمدیت کے ایسے ہی جاں نثار پروانے دکھاؤں۔ جنہوں نے شمعِ احمدیت پر اپنی جانوں کو فدا و قربان کر دینا قبول کر لیا۔ لیکن اس سے الگ ہونا قبول نہیں کیا۔ انہوں نے نورِ صداقت کو چھوڑ کر ظلمتِ باطل کی طرف لوٹنا گوارا نہیں کیا۔

شہیدِ اوّل حضرت میاں عبدالرحمن صاحبؓ

حضرت میاں عبدالرحمن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکومت افغانستان اس جرم میں گرفتار کرتی ہے۔ کہ انہوں نے کیوں مسیح موعودؑ کے حلقۂ بیعت میں قدم رکھا ہے۔ آپ کو موت کی دھمکی دی جاتی ہے۔ اور جاں بخشی کی ایک ہی صورت بتائی جاتی ہے کہ بیعت سے توبہ کر لو۔ حتیٰ کہ آپ کے گلے میں کپڑا ڈالا جاتا ہے اور گلا گھونٹ کر مار دیئے جانے کا انتظار کیا جاتا ہے۔ لیکن حضرت عبدالرحمن صاحبؓ تو ان کی آنکھ قمر منیر کو دیکھ چکی تھی۔ جس کا دل نورِ یقین سے معمور ہو چکا تھا اور جو دل میں اپنے آقا سے یہ اقرار کر رہا تھا ع

جان جائے گی پر چھوٹے گا نہ دامن تیرا

اور جو اپنے خدا سے یہ التجا کر رہا تھا کہ

نکل جائے مری جان خواہ تن سے
نہ دل سے پر مرے ایمان نکلے

وہ بھلا موت کے خوف سے کب دب سکتا تھا۔ اس کے پائے ثبات میں کیونکر لغزش آسکتی تھی۔ تب ظالم آپ کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ اور آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحبؓ کی شہادت

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو افغانستان میں علاقہ خوست کے رئیس اعظم تھے اور علماء ملک کے سرتاج سمجھے جاتے تھے۔ جب آپ بیعتِ مسیح موعودؑ سے مشرف ہو کر قادیان سے اپنے ملک مراجعت فرماتے ہیں تو پولیس ہتھکڑیاں لئے ہوئے آپ کا استقبال کرتی ہے۔ اور آپ کے نرم و نازک ہاتھوں کو ہتھکڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ امیر کابل فہمائش کرتے ہیں۔ کہ مہدیٔ قادیانی کی بیعت سے انکار کر دو۔ تو معافی دے دی جائے گی۔ جواب ملتا ہے کہ اب تو یہ عاجز شمعِ احمدیت کا پروانہ بن چکا ہے۔ اب تو جان جسم سے جدا ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ پروانہ اس شمع سے جدا نہیں ہو سکتا۔ تب امیر کے حکم سے آپ کو گردن سے لے کر قدموں تک پونے دو من وزنی زنجیروں سے جکڑ کر قید میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور مسلسل چار ماہ تک آپ کو اسی المناک حالت میں رکھا جاتا ہے۔ لیکن آپ کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں آتی ہے اور آپ کوہِ استقامت بنے رہتے ہیں۔ اور اس دوران بیسیوں دفعہ امیر کابل فہمائش کرتا ہے کہ توبہ کر لو۔ عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ لیکن ہر دفعہ سے یہی جواب ملتا رہا کہ جو دل نورِ حق سے معمور ہو اس میں ظلمتِ باطل داخل نہیں ہو سکتی۔ تب علماء فتویٰ کفر نافذ کرتے ہیں۔ اور امیر حکم سنگساری صادر کرتا ہے۔ پھر فتوئے کفر معہ حکم سنگساری ایک لڑے کا تذیرہ لکھ کر آپ کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں ہوتی بلکہ بڑی بے رحمی سے ناک کو چھید کر اس میں رسی ڈالی جاتی ہے۔ اب دل ہلا دینے والا اور جسم کو کپکپا دینے والا منظر ہے۔ کہ گردن سے قدموں تک زنجیر پڑا ہوا ہے۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں گلے میں فتووں کا چارٹ لٹکا ہوا ہے۔ ناک کی رسی اوباشوں کے ہاتھ میں ہے اور ایک بڑے جلوس کی شکل میں کابل کی گلیوں اور بازاروں میں سے کھینچتے۔ گھسیٹتے اور دھکیلتے ہوئے مقتل میں لے جاتے ہیں۔ اور اس ایمان کے بادشاہ کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا جاتا ہے۔ امیر کابل پھر توبہ کی فہمائش کرتا ہے۔ لیکن صد آفرین ہے اس مردِ عاشق پر کہ اب بھی یہی جواب دیتا ہے کہ ؎

چھوٹ سکتا ہی نہیں ہاتھوں سے دامانِ رسولؐ
ٹوٹ جائے جسم و جاں کا رشتۂ ناپائیدار

امیر کابل آگے بڑھتا ہے۔ اور قریب ہو کر کہتا ہے کہ میرے کان میں ہی کہہ دو مگر سید عبداللطیف شہید جس کو ایمان حاصل تھا۔ اور جس کو ابوابِ جنت کھلے نظر آرہے تھے۔ جواب دیتا ہے کہ مجھ سے اس کی امید نہ رکھو۔ تم نے جو کرنا ہے جلدی کرو۔ جنت کے دروازوں پر فرشتے میرا انتظار کر رہے ہیں۔ تب پہلا پتھر قاضی اور دوسرا پتھر امیر کابل مارتا ہے پس پھر کیا تھا کہ پتھروں کی بارش برسنے لگتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک معصوم اور چاند سا مکھڑا پتھروں کے ڈھیر میں نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح آپ جامِ شہادت نوش فرما جاتے ہیں ؎

وقارِ آدمیت کو درخشاں کر دیا تو نے
لہو سے شمعِ ملت کو فروزاں کر دیا تو نے

(باقی)

مخالفین سے نرمی کا برتاؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دوستوں کو نرمی اور درگزر اور شرارت سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"مخالفوں کے مقابلہ میں جوش نہیں دکھانا چاہیئے خصوصاً جو جوان ہیں ان کو میں نصیحت کرتا ہوں۔ ضروری ہے کہ تم جلدی جلدی میرے پاس آؤ۔ معلوم نہیں کہ تم کتنا زمانہ میرے بعد بسر کرو گے۔ پاس رہنے میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مشن لندن میں لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی صاحب (ریٹائرڈ) کا سنڈے سکول کے بچوں سے خطاب

(مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ متعین لندن)

"دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کے خواہشمند ہو تو جرأت اور بہادری کے ساتھ اپنے عقائد پر قائم رہو۔ عداوت اور مخالفت کے ڈر سے اپنے عقیدہ کو چھپانا نہ صرف بزدلی ہے بلکہ ناکامی کا باعث بھی ہے۔"

جماعت احمدیہ لندن کے سنڈے سکول کے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بچوں کو تلقین کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام اور احمدیت کی نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اس نعمت کی قدر کریں اور اپنے اعمال اور کردار کے ذریعہ اچھے اور معزز شہری بننے کی کوشش کریں۔ مؤرخہ ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار محمود ہال لندن میں احمدی بچوں سے سلیس اور عام فہم انگریزی زبان میں گفتگو فرماتے ہوئے جنرل صاحب نے کہا: "دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے کے خواہشمند ہو تو جرأت اور بہادری کے ساتھ اپنے عقائد پر قائم رہو عداوت اور مخالفت کے ڈر سے اپنے عقیدہ کو چھپانا نہ صرف بزدلی ہے بلکہ ناکامی کا باعث بھی ہے۔"

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بچوں کو متنبہ کیا کہ جس مسموم ماحول میں وہ پل رہے ہیں اگر انہوں نے اپنی دینی تعلیم کا خیال نہ رکھا تو وہ اپنی تمام قدروں کو کھو دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں سے محروم ہو جائیں گے۔ جناب جنرل صاحب نے بہت زور دار الفاظ میں بچوں اور ان والدین کو جو اس اجلاس میں حاضر تھے آگاہ کیا کہ ہم یہاں کی انگریز قوم کو مسلمان بنانے میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں لیکن ایک بات ضرور ہے کہ اگر ہم نے تربیت میں کوتاہی کی ہمارے اپنے بچے یقیناً بے دین ہو جائیں گے۔ جنرل صاحب نے مزید کہا کہ ہم ایسے حالات سے گزرے ہیں کہ جب اپنے آپ کو احمدی کہلانا خطرہ مول لینے کے مترادف تھا لیکن ہم نے کبھی بھی اپنے عقیدہ کو نہیں چھپایا اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر جگہ عزت و برکت سے نوازا۔ جناب جنرل عبد العلی صاحب نے تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھنے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صدق دل سے مامور ماننے والے کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھتے۔

یورپ کی برائیوں سے اجتناب کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے بچوں کو نصیحت کی کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ سنڈے سکول میں حاضر ہوں اسلام کی تعلیمات سیکھیں، اپنے بزرگوں کی باتوں کو سنیں اور ان کی صحبت سے محظوظ ہوں۔ آپ نے کہا کہ آج کل یورپ میں Generation Gap کا ایک ڈھکوسلا چلایا جا رہا ہے۔ یہ انتہائی لایعنی بات ہے اس سے لاپرواہ ہوتے ہوئے آپ ایک باخلاق اور باخدا شہری بنیں۔

تقریر شروع ہونے سے قبل مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن نے جنرل عبد العلی صاحب کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی ترقیات سے بھی نوازا ہے ان میں چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جیسے مقنن، ڈاکٹر عبد السلام صاحب جیسے سائنس دان اور لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی صاحب جیسے اعلیٰ تربیت یافتہ فوجی شامل ہیں جنہوں نے اپنے اپنے دائرہ عمل میں ملک و قوم کی شاندار خدمات ادا کی ہیں۔ آپ نے بچوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنے بزرگوں سے ملا کریں ان کی صحبت اختیار کریں اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

اجلاس کے اختتام پر سنڈے سکول کے انچارج خواجہ بشیر احمد صاحب نے جناب جنرل صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے بچوں سے گفتگو کی اور اپنی نصائح سے نوازا۔

کچھ عرصہ سے یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ سنڈے سکول میں آنے والے بچوں کی تعلیمی اور تربیتی ٹریننگ میں کمی آ رہی ہے اسی طرح ان کی حاضری تسلی بخش نہ تھی چنانچہ سکول میں ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا کرنے کے لئے علماء دین کی تقریروں کا یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں حاضری ۷۰ کے قریب تھی اس کے بعد مزید تقاریر کا پروگرام بھی ہے۔

الحاج چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ کا ذکرِ خیر!

(مکرم ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا)

میرے بہنوئی الحاج چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ تقریباً دو سال بیمار رہنے کے بعد مؤرخہ ۹/۹/۷۹ بروز پیر بوقت ۱۰ بجے صبح اچانک فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی کے روحِ رواں تھے۔ ہر دلعزیز، اولوالعزم اور خیر الناس تھے۔ عوام ان سے بوجہ مہمان نواز، ہمدرد اور دانا ہونے کے امداد کے خواہاں رہتے تھے۔ حتی المقدور ہر ایک کی مدد کرتے تھے اور اس میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت ابا جان چوہدری مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ نمبردار صحابی کے ذریعہ ان کو اور ان کے والد چوہدری نبی بخش صاحب کو احمدیت کی قبولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ شروع میں تو سست رہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی خوبیوں کے بدلہ ان کی حالت اس طرح بدلی کہ ان کی دو مربعہ زمین نہری کو سرگودھا بار کی اوّل درجہ کی زمینوں میں سے ہے مگر ایک سال دو مربعہ میں سے صرف تین بوری گندم برآمد ہوئی اور وہ بھی چندہ میں دے دی اور خود اپنے اکلوتے بیٹے اور دونوں چھوٹے بھائی لے کر حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں قادیان حاضر ہو گئے اور وقف ہونے کی درخواست کی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے از راہِ شفقت منظور فرما کر دیہاتی مبلغین کلاس میں داخل کرا دیا بیٹا اور دونوں بھائی مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیٹا چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ شاہد بن کر آج کل انچارج مبلغ انڈونیشیا ہیں اور ایک بھائی نے مولوی فاضل کر کے ڈبل ایم۔ اے کیا۔ دوسرا حضور کے فرمان میں فوج میں بھرتی ہو گیا۔ خود کئی سال کامیاب دیہاتی مبلغ رہنے کے بعد فارغ ہوتے اور لیہ میں ۹ مربعہ زمین اللہ تعالیٰ نے دے دی۔ اس میں ڈیڑھ مربعہ زمین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں وقف برائے مصارف اسلام پیش کر دی جو حضور ایدہ اللہ نے منظور فرما کر وقفِ جدید کو دے دی۔ مسجد احمدیہ چک ۳۵ جنوبی کے پختہ اور وسیع کرنے میں میری پوری امداد کی اور نصف خرچ ادا کیا۔ اپنی وصیت کے مطابق حصہ جائیداد مبلغ پچیس ہزار نقد اپنی زندگی کے آخری سال ادا کر دیا۔ محترم بھائی صاحب کو تبلیغ کا خاص ملکہ اور شوق تھا جماعتی چندوں میں کبھی نہ کمی ہونے دی۔ میں جو چندہ صدر انجمن اور تحریک جدید، وقف جدید اور انصار اللہ وغیرہ تنظیموں میں لکھ دیتا بڑی خوشی سے ادا کر دیتے بلکہ ایک دفعہ مالی کمی کی وجہ سے کہنے لگے کہ اگر انسان دنیاوی اغراض کے زیر بار ہو کر دیوالیہ ہو جاتا ہے کیوں نہ ہم اسلام کی خاطر دیوالیے ہوں جبکہ چودہ سو سال کے بعد پھر ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ خدمتِ اسلام کی توفیق دی ہے اور ہمیں خلافت جیسی نعمت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

پھر میرے بڑے بیٹے چوہدری محمد سلطان اکبر نے جب مڈل پاس کیا تو اس کو بھی وقف کے لئے قادیان لے گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی فاضل کے بعد ایم۔ اے کر کے آج کل عربی ڈیپارٹمنٹ ٹی۔ آئی کالج ربوہ میں ہیڈ ہیں۔

حضرت ابا جان کو آئندہ نسل میں تعلیم کا بڑا فکر دامن گیر رہتا تھا اور بڑا شوق تھا کہ میری اولاد بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو فرماتے تھے کہ اسلام میں علم حاصل کرنا مرد عورت پر فرض ہے مگر ہندو و عیسائی اس میں سبقت لے جا رہے ہیں اور مسلمان لاپرواہ ہیں۔ حکومت کی طرف سے گاؤں میں لڑکوں کی ابتدائی تعلیم کا انتظام تو تھا مگر لڑکیوں کے لئے نہ تھا۔ حضرت ابا جان نے افسران محکمہ تعلیم سے مل کر لڑکیوں کے لئے پرائمری سکول گاؤں میں کھولنے کی کوشش کی۔ ابتداء میں برادرم بھائی عطاء اللہ صاحب کی معیت میں ذاتی سکول کھولا۔ پھر حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا مگر گاؤں کے غیر از جماعت مولوی صاحب نے گھر گھر پھر کر نصیحت کی کہ خبردار

(باقی صـــ پر)

عطیہ دہندگان امداد طلبہ، جولائی۔ اگست ۱۹۷۹ء

شعبۂ امداد طلبہ مستحق نادار طلبہ کی تعلیمی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں مشروط با مد شعبہ کے طور پر ہے اس لئے اس کے اخراجات عطایا اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبۂ امداد طلبہ مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کے لئے ماہ جولائی۔ اگست ۱۹۷۹ء میں دس روپے یا اس سے زیادہ رقم کے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیہ جات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلبہ)

۱۔ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلہا
۲۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
۳۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۴۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب
۵۔ محترم ماسٹر عطا محمد صاحب۔ ربوہ
۶۔ " ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
۷۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کاٹھی مرحوم
۸۔ محترمہ امینہ عنایت صاحبہ۔ کراچی
۹۔ محترم مرزا محمد عثمان صاحب
۱۰۔ " ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کرٹک لاہور از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن صاحب کاٹک شہید
۱۱۔ مرزا خورشید احمد۔ ربوہ
۱۲۔ محترم الحاج محمد شفیع ہاشمی صاحب
۱۳۔ محترمہ مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحبہ۔ کراچی
۱۴۔ محترم ملک عبدالرب صاحب ربوہ
۱۵۔ " امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ پنجاب سرگودھا
۱۶۔ محترمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ ربوہ
۱۷۔ محترم خواجہ عبدالمومن صاحب۔ ربوہ
۱۸۔ محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ۔ اسلام آباد
۱۹۔ محترم ڈاکٹر ایم۔ اے۔ ظفر صاحب
۲۰۔ " مولوی سلطان محمود انور صاحب
۲۱۔ " ملک سیف الرحمن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۲۔ " محمد طفیل صاحب نوشہرہ چھاؤنی
۲۳۔ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ ملتان
۲۴۔ محترم چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان
۲۵۔ ماڈرن موٹرز کراچی
۲۶۔ محترم چوہدری محمد سعید صاحب حیدر آباد سندھ
۲۷۔ " ملک عبدالغنی صاحب کوئٹہ
۲۸۔ " ملک عبدالرحیم صاحب "
۲۹۔ محترمہ فضیلت بی بی صاحبہ واربرٹن شیخوپورہ
۳۰۔ محترم عزیز احمد صاحب کھوکھر غربی گجرات
۳۱۔ " مبشر احمد ناصر صاحب ربوہ
۳۲۔ " منور احمد صاحب ۲۶ گجرات
۳۳۔ " ملک عبدالرحیم صاحب خوشاب
۳۴۔ " محمد فضل الرحمان صاحب
۳۵۔ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ ربوہ
۳۶۔ محترم مولوی محمد احمد صاحب بھیرہ
۳۷۔ " حمید احمد صاحب خاکر۔ ربوہ
۳۸۔ " ماسٹر عمر حیات صاحب احمد آباد جنوبی سرگودھا
۳۹۔ " چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
۴۰۔ " محمد نذیر صاحب لاہور
۴۱۔ از طرف حضرت مولوی پیر محمد جی صاحب ہزاروی مرحوم
۴۲۔ " محترمہ احمد بی بی صاحبہ اہلیہ " "
۴۳۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اسلام آباد
۴۴۔ " نسیم بیگم صاحبہ "
۴۵۔ " نصرت بیگم صاحبہ "
۴۶۔ محترم عبدالرزاق صاحب ربوہ
۴۷۔ " کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ
۴۸۔ محترمہ مس بشریٰ طیبہ خان صاحبہ کراچی
۴۹۔ " صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ ربوہ از طرف امۃ الباسط مرحومہ
۵۰۔ محترم چوہدری منیر نواز صاحب لاہور
۵۱۔ " حفیظ احمد صاحب شاہد لودھراں
۵۲۔ " ملک غلام نبی صاحب ربوہ
۵۳۔ محترمہ شہناز نصیر صاحبہ اسلام آباد
۵۴۔ محترم سعادت علی شیخ صاحب سیالکوٹ شہر
۵۵۔ " شیخ محمود احمد صاحب کراچی
۵۶۔ " حامد حسن مفتی صاحب پشاور یونیورسٹی
۵۷۔ محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی
۵۸۔ " رقیہ چوہدری صاحبہ مظفر گڑھ
۵۹۔ محترم بریگیڈیئر ریٹائرڈ وقیع الزمان خان صاحب لاہور چھاؤنی
۶۰۔ " چوہدری مجید احمد صاحب ربوہ
۶۱۔ " عاشق محمد خان صاحب لودھراں
۶۲۔ " ملک محمد سلیم صاحب ربوہ
۶۳۔ " محمد نعیم احمد خان صاحب کراچی
۶۴۔ " میجر مظفر علی صاحب راولپنڈی
۶۵۔ لجنہ اماء اللہ سرگودھا

جماعتہائے احمدیہ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ کراچی۔ لاہور۔ سرگودھا۔ شیخوپورہ۔ جھنگ شہر۔ کوئٹہ۔ حیدر آباد سندھ۔ جہلم۔ بہاولنگر۔ اوکاڑہ۔ جھنگ صدر۔ گوجرہ۔ فیصل آباد۔ ٹیکسلا۔ مردان۔ ساہیوال۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ کوٹ فتح خاں۔ بدین۔ ظفروال (ضلع سیالکوٹ)۔ چک $\frac{5\text{ی}4}{\text{E-3}}$ دہاڑی۔ پکا نسوانہ جھنگ۔ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ۔ پتوکی۔

احباب چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مَیں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہاء ۳۱ر دسمبر کو ہوتی ہے ۔۔۔۔ بہت زیادہ حصہ لے گی۔"

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں صرف تین ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے اور ابھی منظور شدہ بجٹ کا نصف سے زیادہ حصہ قابلِ وصولی ہے۔ لہذا تمام احباب سے پُر زور گزارش ہے کہ براہِ مہربانی اس چندہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی اس چندہ کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مالِ وقفِ جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سانوے جمہوریہ لائبیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغی تبادلۂ خیالات کی بابرکت مجلس کا انعقاد

(از مکرم محمد علی صاحب بی۔ ایس سی ٹیچر نصرت جہاں احمدیہ سکول سانوے لائبیریا)

سانوے اندرونِ ملک ایک چھوٹی مگر معروف بستی ہے جہاں گذشتہ پانچ سال سے نصرت جہاں ہائی سکول علاقہ کے عوام اور خصوصاً مسلمانوں کی تعلیمی خدمت بجا لا رہا ہے جس کا قبل ازیں کوئی معقول انتظام نہ تھا چنانچہ اِس خصوصیت کی بناء پر ملک کے مختلف گوشوں سے دردمند مسلمان وقتاً فوقتاً یہاں آکر اپنے بچوں کی تعلیم کے امکانات کا جائزہ لیتے رہتے ہیں اور خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اُن کی نسلوں کے لئے علمی و روحانی ترقیات کے دروازے کھول دئے ہیں، فالحمدللہ علیٰ ذالك۔

تہذیب و تمدّن کے معروف مراکز سے دُور اسی علاقہ میں جماعت کی طرف سے گاہے گاہے مختلف دینی تقریبات منعقد ہوتی رہتی ہیں اور ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء کو مسجد احمدیہ سانوے میں نمازِ جمعہ کے بعد ایک بے حد بابرکت اور پُراثر تبلیغی تبادلۂ خیالات کی مجلس کا انعقاد زیرِ صدارت برادرم مکرم سردار رفیق احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل نصرت جہاں احمدیہ ہائی سکول عمل میں آیا۔ اِس مجلس کے خصوصی مقرر ہمارے مخلص نو احمدی دوست عبداللہ بن حامد آف جمہوریہ مالی (مغربی افریقہ) تھے جنہیں حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص سے عربی کتب سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کتب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطالعہ سے ہدایت عطا فرمائی ہے۔ آپ نے جملہ حاضرینِ مجلس کو جو اپنے احباب اور دوسرے دوستوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی نہایت والہانہ رنگ میں مقامی میڈنگو زبان میں اپنے قبولِ حق کے تذکرہ سے گرما دیا۔ اور اس وقت تو ہمارے اس بھائی کی ایمانی غیرت اور جذباتی کیفیت دیکھنے کے لائق تھی جب انہوں نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی عزیمت اور استقلال کو سیدنا مسیح پاک علیہ السلام کی صداقت کے اہم ثبوت کے طور پر پیش فرمایا۔ آپ نے خطاب کے شروع میں حاضرین کو توجہ دلائی کہ اب وقت حیات و وفاتِ مسیح پر بحث کا نہیں رہا بلکہ اس آسمانی نور کی شناخت کا ہے جو حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق بطور مسیح موعود مسیح ناصری کے رنگ میں رنگین ہو کر ظاہر ہو چکے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی پاکیزہ اور مطہّر بنیاد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بے شمار الہامات روزِ روشن کی طرح پورے ہو چکے ہیں۔ مثلاً یہ فرمانِ خداوندی کہ اِنّی مُهِینٌ من اراد اهانتك یعنی جو بھی تیری اہانت کے درپے ہوگا میں اُسے ذلیل کروں گا۔ چنانچہ اس ایک سال کے اندر ایشیا اور افریقہ کی دو بظاہر بے حد مقتدر اور طاقتور شخصیتیں فرمانِ خداوندی کے عین مطابق خدائے ذوالجلال کی قہری تجلّی کا نشانہ بن کر سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر مُہرِ تصدیق ثبت کر گئیں۔ نصف گھنٹہ کی تقریر کے بعد مختلف سوالات کے جواب میں بتایا کہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کوئی نئی شریعت نہیں لائے اور آپ کا اصل کام دینِ محمدیؐ کو از سرِ نو تازگی بخشنا اور قیامِ شریعتِ اسلامیہ تھا جو انہوں نے خدائی مدد و نصرت سے پورا کر دکھایا۔

ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کے دلچسپ وقفہ کے دوران حاضرین کی کثیر تعداد ہمہ تن گوش رہی جس کے بعد امیر و مشنری انچارج نے دعا کرائی اور یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا جس میں شرکت کی غرض سے برادران ادریس احمد بشیر، محمد صادق و ہمایوں بشیر صاحبان بھی منرو ویا سے آئے ہوئے تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

دُعائے مغفرت

عاجز کے والد ماجد محترم میاں عبدالعزیز صاحب جو سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے ۳ ستمبر کو وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

چند روز پیشتر آپ کو اپنے گھر کے قریب ایک تیز رفتار ریڑھے سے چوٹ لگ گئی جس سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ فیصل آباد منیر ہسپتال میں اپریشن ہوا لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے اور اسی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اسی روز آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ دوسرے دن عصر کی نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد احمد جلیل صاحب نے دعا کرائی۔

آپ نے تقریباً ۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ پھر آپ کو حضور اقدس کو قریب سے دیکھنے کے مواقع ملتے رہے۔ آپ کی روایات ریکارڈ ہیں۔ آپ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میں سیدنا حضرت مسیح پاکؑ کی پیشگوئی کا زندہ نشان ہوں کیونکہ جب طاعون کی وبا پھیلی تو آپ کو بھی ایک خطرناک پھوڑا نکل آیا تھا لیکن خدائے رحیم و کریم نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیحِ پاکؑ کی دعاؤں کی برکت سے آپ کو بچا لیا اور ایک لمبی عمر دی۔ اپنے فضل سے صاحبِ اولاد کیا۔ پھر آپ نے حضور اقدسؑ کے خلفاء کی شان کا زمانہ بھی دیکھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت مخلص، عبادت گذار اور صاحب رؤیا تھے۔ آپکو دعاؤں کی قبولیت کا شرف حاصل تھا۔ بہت صاف گو، ہمدرد، محنتی اور احمدیت کی غیرت رکھنے والے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے چار بیٹیاں، بہت سارے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور ایک پڑنواسہ چھوڑا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت والد صاحب کو اپنی رضا کی جنّت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہم سب بہن بھائیوں کو ان کی دعاؤں کا وارث بنا کر خود حافظ و ناصر ہو اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرشید احمد مربّی سلسلہ احمدیہ پشاور)

الحاج چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ کا ذکرِ خیر

(بقیہ صفحہ ۵)

لڑکیاں نہ پڑھائیں خطرہ ہے بگڑ جائیں اس لئے غیر از جماعت لڑکیوں کا سکول آنا بند کر دیا گیا۔ مگر بھائی عطاء اللہ صاحب کو حضرت والد صاحب نے کہا کہ جن جن گھروں سے تمہارا اثر و رسوخ ہے اُن سے کوشش کرو چنانچہ کچھ لڑکیاں داخل کرا دیں اور احمدی اور غیر احمدی مل کر سکول چل نکلا۔ پھر اُنہی عالم پیش امام صاحب نے بھی اپنی لڑکی، پوتیاں داخل کرا دیں۔

بھائی صاحب مرحوم کا کسی کی امداد کرنا طرّہ امتیاز تھا۔ ظالم کو ظلم سے بڑی دانائی سے روکتے اور مظلوم کو ظلم سے احسن طور پر بچانے کی کوشش کرتے۔ حضرت ابا جان کو مخالفین کئی جھوٹے مقدمات میں ملوث کرتے مگر اللہ تعالیٰ بریت کرتا۔

آخر میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کی توفیق دے اور ہمارا بھی خاتمہ بالخیر فرماوے۔ آمین

درخواستِ دعا

عزیزم عبدالحی صاحب طالب علم پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کا کراچی میں دل کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کامیاب رہا۔ عزیزم ہسپتال سے فارغ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے عزیزم کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا خلیل احمد قمر وقفِ جدید۔ ربوہ)

محترم مرزا عبدالرحمٰن صاحب آف کراچی کی رحلت

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے، ربوہ)

خاکسار راقم الحروف کے ہم زلف برادر اخویم مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب بے نفس اور سرگرم خادم سلسلہ، جماعت احمدیہ کراچی کے نہایت مخلص اور فدائی رکن و ممبر مرکزی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی ربوہ مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۷۹ء بروز ہفتہ پونے پانچ بجے شام کراچی میں گردوں کی پتھری اور پراسٹیٹ گلینڈ کے آپریشن کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ

آپ چند سال قبل آڈیٹر جنرل پاکستان کراچی کے دفتر سے کمپٹرولر کے عہدہ سے پنشن پا کر ریٹائر ہوئے تھے۔ نہایت صاف باطن، یک رنگ، دیندار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ خدمت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جوش اور ولولہ سے سرشار۔ اکثر صبح کے ناشتہ کے بعد گھر سے روانہ ہو کر دفتر پہنچتے۔ سرکاری ملازمت کے فرائض سرانجام دیکر احمدیہ ہال کراچی میں تشریف لے آتے اور گھنٹوں وہاں کام کرتے رہتے اور رات گئے ہی گھر واپس آتے۔

آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس نصیحت کے مرقع و مصداق نظر آتے تھے کہ ؎

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

کچھ عرصہ ہوا آپ کا ہرنیا کا آپریشن ہوا تھا اس آپریشن کے بعد آپ کی صحت گرتی ہی چلی گئی۔ گزشتہ سال اسی بیماری اور کمزوری کی حالت میں آپ نے کسر صلیب کانفرنس لندن میں بھی شمولیت کی۔ آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر مرزا اقبال احمد کچھ عرصہ قبل پاکستان میں تربیلا ہسپتال کے انچارج تھے اب کینیڈا میں ہیں۔ آپ کے دوسرے بیٹے مرزا عزیز احمد بھی کینیڈا میں ہیں۔ آجکل وہ رخصت پر گھر آئے ہوئے تھے۔ تیسرے بیٹے مرزا نصیر احمد نیویارک میں ہیں۔ چوتھے بیٹے کراچی میں ہی ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ اور دو لڑکیاں ہیں جو دونوں ہی شادی شدہ ہیں۔

آپ حضرت مرزا غلام نبی صاحبؓ مرحوم آف پنڈی لالہ ضلع گجرات کے فرزند ارجمند اور ان کے برادر اصغر حضرت مرزا غلام رسول صاحبؓ مرحوم سابق ریڈر جوڈیشل کمشنر پشاور کے بھتیجے اور بڑے داماد تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ر اکتوبر بعد نماز فجر مسجد مبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور انور نے مرحوم کے بیٹے مرزا عزیز احمد صاحب سے تعزیت فرمائی اور آخری بیماری کے حالات دریافت کئے۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔

اس طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ نہایت ہی بے لوث خدمتگار ایک سچے تقویٰ شعار احمدی مسلمان کی پاک زندگی بسر کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قسم کی حسنات دنیا سے متمتع کئے جانے کے بعد دائمی نزول رحمت کے مقام "بہشتی مقبرہ" کی آغوش میں پہنچ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے صادق، کامل الایمان، درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اور دوسروں سے ممتاز قربانیاں پیش کرنے والے گروہ میں شامل ہو کر ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ تعالیٰ کے دامن رحمت و مغفرت کے نیچے جگہ پا گیا۔

تمام احباب جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں ترقی درجات سے نوازے ؎

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار ٭ داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

آپ کی زندگی نوجوانان احمدیت کے لئے ایک نیک نمونہ رکھتی ہے اور اس بات کا کھلا نشان ہے کہ جو شخص بھی تقویٰ اور خدمت سلسلہ عالیہ کی بے لوث خدمت کے زیور سے آراستہ ہو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں اس کا کفیل ہو جاتا اور اسے اطمینان قلب کی نعمت سے نوازتا ہے۔

ایسے مخلص اور فدائی کارکنان سلسلہ کی رحلت سے خدائی سلسلہ میں بظاہر ایک خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ تمام احمدی والدین کا اولین فرض ہے کہ اپنی اولاد میں خدمت دین کا ایک والہانہ جذبہ پیدا کریں تا وہ رخصت ہونے والے خدام سلسلہ کی جگہ لے سکیں۔

تمام نوجوانان احمدیت کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلوب میں بے لوث خدمت دین کا ایک بے پناہ جذبہ پیدا کر دے اور وہ اپنی مسلسل قربانیوں اور دعاؤں کے ذریعہ سے دنیا میں ایک نیک انقلاب پیدا کر دیں۔ آمین ثم آمین ٭

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر فتح / دسمبر ۱۳۵۸ہش / ۱۹۷۹ء کو مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ

احباب اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اپنے قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جایئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد خداوندی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ بیان کرنے کے بعد فرمایا:-

"مہدی معہود کے وجود کی سرسبز شاخو! میرے پیارو! ان ابتلاؤں پر صبر و ثبات کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے والو! اس ایثار و وفا کے نتیجہ میں ان تمام برکات اور رحمتوں کے وارث بنو جن کی اس آیۂ کریمہ میں بشارت دی گئی ہے اور خدا کے اس مخلص گروہ میں شامل ہو جاؤ اور شامل رہو جو ہدایت یافتہ اور سچی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین"

غلبہ اسلام کے لئے حضور نے جو عظیم سکیم "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے نام سے جاری فرمائی ہے اس میں بھی اپنا قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جایئے اور اپنے وعدوں کی ادائیگی مراحل وار بروقت کرتے جایئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے بعض اعصابی تکالیف میں مبتلا ہے۔ آج کل خاص طور پر بائیں گھٹنے میں بائیں ٹانگ سمیت نیز دائیں بازو کی کہنی اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں درد رہتا ہے جو بعض اوقات شدت اختیار کر لیتا ہے احباب سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(خاکسار۔ نور الدین خوشنویس۔ دفتر الفضل ربوہ)

معیاری فوٹو کیلئے ہماری اپنی دکان

سیّد فوٹو سٹوڈیو

جنود مارکیٹ۔ بلاک نمبر ۱۲۔ سرگودھا

فون 3706/P-P

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴